ہفت روزہ

دی انڈین

مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۳۰ ☆ ۱۶/جنوری تا ۲۲/جنوری ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۳/جمادی الاخریٰ تا ۲۹/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

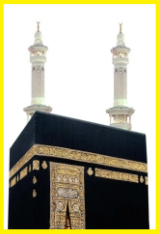

اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا فرمائی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے تو کتنی بری خریداری ہے

(آل عمران-۱۸۶)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھا وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخون کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں

(بخاری و مسلم شریف)

سید العلماء کی ذات اہل سنت و جماعت کیلئے مشعل راہ ہے: حضرت سید معین میاں

ممبئی کا ھر مسلمان سید العلماء کو قدر کی نظر سے دیکھتا تھا: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۴/جنوری ۲۰۲۳ء بروز بدھ بعد نماز عشاء آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و رضا اکیڈمی و جمعیت علمائے اہلسنت ممبئی کی طرف سے کروڑوں مسلمانوں کے روحانی و مذہبی پیشوا تاجدار مارہرہ مقدسہ آبروئے برکاتیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت تلمیذ رشید صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ سید میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کا پچاس واں عرس مقدس سنی نئی مسجد گھڑپ دیو ممبئی میں جانشین مخدوم سمناں شہزادہ شہید راہِ مدینہ معین العلماء معین المشائخ حضرت علامہ مولانا الحاج سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی صدارت و محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی قیادت میں شاندار طریقے سے منایا گیا واضح رہے کہ حضور سید العلماء کی ذات و خدمات اہلسنت والجماعت کے لئے مشعل راہ ہے اگرچہ پچاس سال پہلے اپنے ارادت مندوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں مگر آج بھی ان کی جلائی ہوئی شمع عشق و محبت اپنی ظلمت کُش کرنوں سے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب و اذہان کو منور کئے ہوئے ہے۔ ان کا نورانی چہرہ اور دلکش قدو قامت اگرچہ اہل عقیدت کی نظروں سے روپوش ہے مگر ان کی گراں قدر خدمات حسنہ اور ایمان افروز بیانات لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ عروس البلاد ممبئی میں انہوں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے لمحہ بہ لمحہ گھڑی بہ گھڑی ان کی یادوں کا چراغ اہل ارادت کی محفلوں کو آج بھی روشن کئے ہوئے ہے اسی روشنی کی ایک کرن گھڑپ دیو کی سنی نئی مسجد میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و رضا اکیڈمی کی جانب سے عرس سید العلماء کی شکل میں دیکھنے کو ملی جو سید العلماء کی تاریخ وصال پر منعقدہ پروگرام میں ملک وملت کے مایہ ناز علمائے ذوی الاحترام کی ایک کثیر تعداد نے اپنے محسن و مربی کے اوصاف و محاسن، خصائل و شمائل اور فضائل و مناقب دلنشین انداز میں بیان کیا اور ان کی عبقری شخصیت پر شہزادہ شہید راہِ مدینہ حضرت سید معین میاں نے خطبہ صدارت پیش کرتے ہوئے کہا کہ سید العلماء کی ذات ایک ایسی ذات تھی جس کی نظیر آج کے دور میں ہمیں دیکھنے کو نہیں ملتی وہ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے وہ عالم ہی نہیں بلکہ عالم گر تھے اہلسنت والجماعت پر ان کے احسانات بے شمار ہیں جن کو بیان کرنے کیلئے پوری رات بھی ناکافی ہے دنیائے سنیت ان کے احسانات کا قرضہ پوری زندگی نہیں چکا سکتی سید معین میاں نے کہا کہ ہم سبھی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کے کارناموں کو اپنے لوگوں تک پہونچائیں۔ ایسے موقع پر اجلاس کی قیادت کرتے ہوئے الحاج محمد سعید نوری نے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور سید العلماء کی ذات بڑی پرکشش اور برکتوں سے لبریز تھی وہ اہلسنت والجماعت کی جان و شان تھے انہوں نے ممبئی شہر میں مسلک اعلیٰ حضرت کی جو نشر و اشاعت کی ہے وہ لائق صد آفرین ہے انہوں نے سنی جمعیۃ العلماء کو ایک نئی زندگی عطاء کی تھی ان کی حیات طیبہ میں ممبئی کی سرزمین پر سنیوں کا دبدبہ تھا کسی کے اندر یہ جرأت نہ تھی کہ چاند کی رویت کا اعلان ان کی غیر موجودگی میں کر سکے آپ جب تشریف لاتے تو باقاعدہ اعلان ہوتا ممبئی کی سرزمین پر آپ کی بڑی دھمک تھی نوری صاحب نے مزید کہا کہ ان کا رعب و دبدبہ دیکھنے کے لائق تھا اپنے اور پرائے سب ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے انہیں باتوں کو آگے بڑھاتے ہوئے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور یوپی انڈیا سے تشریف لائے مفتی مسعود احمد صاحب نے فرمایا کہ حضور سید العلماء کی ذات بڑی ہی حسین و جمیل تھی آپ شاہانہ زندگی کے مالک تھے۔ خاندانی رعب و دبدبہ آپ کے چہرے سے جھلکتا تھا مگر جب آپ کے والد بزرگوار نے علم دین مصطفیٰ کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے سید العلماء کو بہار شریعت کے مصنف حضور صدر الشریعہ کی بارگاہ میں پیش کیا اس وقت سید العلماء کا رہن سہن شاہانہ تھا حضور صدر الشریعہ نے سید العلماء سے کہا کہ شہزادے آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں سید صاحب نے کہا حضور علم دین حاصل کرنے کا ارادہ ہے آپ نے کہا کہ شہزادے آپکو ہمارے ساتھ بازار چلنا ہوگا سید میاں نے حامی بھری پھر کیا تھا دونوں حضرات مارکیٹ گئے حضور صدر الشریعہ نے مارکین کا کپڑا خریدا اور اسے سلوایا کہا کہ شہزادے علم دین مصطفیٰ شہنشاہوں کے لباس میں نہیں فقیروں کے لباس میں حاصل ہوتا ہے آپ نے وہی سوتی کا کپڑا پہننا شروع کیا، دن گزرتے گئے فراغت کے بعد سید میاں صرف سید میاں ہی نہیں بلکہ سید العلماء کے نام سے پہچانے گئے آج دنیا ان کو ان کے نام سے کم سید العلماء کے نام سے زیادہ جانتی ہے۔ مفتی صاحب نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے آج بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ جس آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کو اپنے خون پسینے سے حضرت سید العلماء نے سینچا تھا اسکی باگ وڈور کسی اور کے ہاتھوں نہیں بلکہ ایک آل رسول کے ہاتھ میں ہے میں معین المشائخ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ صرف ہماری ہی نظر میں نہیں بلکہ ہر سنی عالم دین کی نظر میں محبوب ہیں مجھے یقین کامل ہے کہ سنی جمعیۃ العلماء حضرت معین میاں کی صدارت میں دن بدن ترقی کی منزلیں طے کرے گی۔ مفتی محمد نسیم صاحب نے وراثت کے مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ بہت بڑا المیہ ہے کہ لوگ اپنی جائیداد میں سے اپنے بچوں کو شریعت کے مطابق حصہ نہیں دیتے جب کہ شریعت نے بیٹا بیٹی کو حصہ دینے کا حکم دیا ہے مسلم سماج کو اس طرف دھیان دینے کی سخت ضرورت ہے۔ مفتی منظر حسن اشرفی نے فتنہ ارتداد پر ایک جامع بیان پیش کیا جس کی تائید موجود علمائے کرام نے کی۔ مفتی زبیر احمد برکاتی مصباحی، مولانا امان اللہ رضا نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جب کہ نظامت کے فرائض قاری عبدالرحمن ضیائی نے انجام دیا۔ جمعیت علمائے اہلسنت ممبئی کے جنرل سکریٹری مولانا محمد عمر نظامی نے عرس سید العلماء کا شاندار طریقے سے اہتمام کیا سنی نئی مسجد گھڑپ دیو کے اراکین نے بڑی فراخدلی سے آئے ہوئے علماء و مشائخ کا استقبال کیا اجلاس کے شرکاء حضرت مفتی نفیس احمد مصباحی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، مولانا محمد عباس رضوی، حضرت صوفی عیسیٰ بابا نوری، مفتی محمد رئیس اختر مصباحی، علامہ شرف الدین مصباحی، مولانا ظفر الدین رضوی، مفتی شہاب الدین برکاتی، مولانا محمد اظہر الدین برکاتی، مفتی محمد عثمان اشرف شیدا، مولانا توفیق اعظمی مصباحی، مولانا محمد شعیب جمیل مصباحی، مولانا محمد علی قادری، مولانا جہانگیر القادری، قاری سلیمان رضوی، محمد رجب علی اشرفی، مولانا محمد عزیز عالم تحسینی، مولانا خالد رضا خان اعظمی، مولانا محمد اشرف رضا برکاتی، مولانا عبدالجلیل، مولانا محمد یعقوب رضوی، مولانا مقصود رضوی، مولانا وجہ القمر نظامی، مولانا عبدالمعبود نظامی، مولانا عبداللہ امجدی، مولانا صادر رضا نظامی، مولانا نور محمد قادری، مولانا محمد اکمل برکاتی، مولانا غلام مصطفیٰ نظامی، مولانا ارشاد احمد نظامی، مولانا عظمت علی نظامی، قاری ریاض الدین برکاتی کے علاوہ ممبئی کے شہر و مضافات کے علما و ائمہ کثیر تعداد میں شریک رہے۔

☆☆ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالی تیرا ☆☆

نہایت ہی مسرت و شادمانی کی بات ہے کہ دارالعلوم علیمیہ کے ایک عظیم استاذ پیر طریقت رہبر راہ شریعت ناشر مسلک رضویت خلیفۂ حضور تاج الشریعہ معتمد حضور محدث کبیر اعتماد حضور قائد اہل سنت استاذنا الکریم حضور تاج الفقہاء علامہ مفتی محمد اختر حسین صاحب قبلہ قادری صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم علیمیہ و قاضیٔ شرع ضلع سنت کبیر نگر، کو مورخہ ۲/جنوری ۲۰۲۳ء دوشنبہ کو تحفظ مسلک اعلی و عرس نظامی کانفرنس کونڈوا پونہ میں حضور تاج الشریعہ کی جانب نسبت کرتے ہوئے تاج الشریعہ ایوارڈ مع اکیاون ہزار روپیہ نقد (۵۱,۰۰۰) حضرت کو ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا اس ایوارڈ پر ہم طلبہ علیمیہ حضور کی بارگاہ میں محبتوں کا تمغہ پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ حضور کی دینی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے ان کی حفاظت فرمائے اور حاسدین کے مکر و شر سے بچائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منجانب: طلبہ دارالعلوم علیمیہ، تنظیم جماعت رضائے مصطفی پونہ کی طرف سے مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب کو تاج الشریعہ ایوارڈ سے نوازا گیا

الحمد للہ!! نہایت ہی مسرت و شادمانی کی بات ہے کہ جماعت اہل سنت کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، ناشر مسلک اعلی حضرت مناظر اہل سنت خلیفہ سرکار حضور تاج الشریعہ و معتمد حضور محدث کبیر، و قائد اہل سنت تاج الفقہاء علامہ مفتی محمد اختر حسین صاحب قبلہ قادری دام ظلہ علینا استاذ و صدر شعبہ افتاء دارالعلوم علیمیہ جمدہ شاہی و قاضی شہر ضلع سنت کبیر نگر، یوپی، کی تیس سالہ دینی، ملی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو بتاریخ ۲ رجنوری ۲۰۲۳ء بروز پیر سرزمین پونہ میں منعقد ایک عظیم الشان دینی اجلاس بنام تحفظ مسلک اعلی حضرت و عرس نظامی کانفرنس کے موقع پر جماعت رضاء مصطفی شاخ پونہ کی جانب سے تاج الشریعہ ایوارڈ سے نوازا گیا اسی موقع پر بطور ہدیہ تشکر اکیاون ہزار روپیہ نقد بھی پیش کیا گیا۔

اس فرحت بخش موقع پر ہم باشندگان کرلا ممبئی حضور کی بارگاہ عالیہ میں محبتوں بھرا گلدستہ پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں، مولی تعالی حضرت کے علم و عمل و عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے ظالموں کے ظلم حاسدوں کے حسد شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقیناً جماعت رضائے مصطفی شاخ پونہ کا یہ قدم بھی قابل ستائش ہے کہ انہوں نے حضرت کی ان خدمات کو عوام اہل سنت کے روبرو کرانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ دنیائے اسلام کی عبقری شخصیات و اکابرین علمائے اہل سنت بھی حضور تاج الفقہاء کی ان خدمات کی معترف رہے ہیں اور انہیں اپنی مخصوص دعاؤں سے نوازتے رہے ہیں، بلاشبہ اس وقت ہندو پاک کے محتاط علماء میں حضور کا شمار صف اول کے علماء میں ہوتا ہے۔

شرکائے مسرت: محمد حسن خان، محمد خان، غلام مصطفی خان، محمد شفیق خان، فیروز احمد خان وسیم خان، قاری عبد المعبود نظامی، محمد یعقوب نظامی، محمد حدیث انصاری

انتقال پرملال

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سرپرست ممتاز بینکار منظور حسین جیلانی انتقال کر گئے

بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کے سرپرست اعلیٰ اور حبیب بینک کے سابق سینئر وائس پریذیڈنٹ ممتاز بینکار جناب منظور حسین جیلانی طویل علالت کے بعد گزشتہ روز کراچی میں انتقال کر گئے، بعد عشاء جامع مسجد عمر فاروق (شیل پمپ کے پیچھے) سیکٹر 11-A، نارتھ کراچی میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد محمد شاہ قبرستان میں تدفین ہوگی۔ جب کہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ سوئم بروز بدھ مورخہ 11 جنوری 2023 کو بعد نماز ظہر اسی جامع مسجد عمر فاروق میں ہوگی جب کہ خواتین کے لیے ان کی رہائش گاہ مکان نمبر اے-130، سیکٹر 11-A، نارتھ کراچی میں انتظام ہوگا۔

جاری کردہ

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا رجسٹرڈ کراچی۔

0303-920551/0322-2175095

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی

اداریہ

اصحاف کہف کن کو کہا جاتا۔؟

اصحابِ کہف شہر ''اُفسوس'' کے شرفاء تھے جو بادشاہ کے معزز درباری بھی تھے۔ مگر یہ لوگ صاحبِ ایمان اور بت پرستی سے انتہائی بیزار تھے۔ دقیانوس کے ظلم و جبر سے پریشان ہو کر یہ لوگ اپنا ایمان بچانے کے لئے اُس کے دربار سے بھاگ نکلے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہوئے اور سو گئے، تو تین سو برس سے زیادہ عرصے تک اسی حال میں سوتے رہ گئے۔ دقیانوس نے جب ان لوگوں کو تلاش کرایا اور اُس کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ غار کے اندر ہیں تو وہ بے حد ناراض ہوا۔ اور فرطِ غیظ و غضب میں یہ حکم دے دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار اُٹھا کر بند کر دیا جائے تاکہ یہ لوگ اُسی میں رہ کر مر جائیں اور وہی غار ان لوگوں کی قبر بن جائے۔ مگر دقیانوس نے جس شخص کے سپرد یہ کام کیا تھا وہ بہت ہی نیک دل اور صاحبِ ایمان آدمی تھا۔ اُس نے اصحابِ کہف کے نام اُن کی تعداد اور اُن کا پورا واقعہ ایک تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق کے اندر رکھ کر دیوار کی بنیاد میں رکھ دیا۔ اور اسی طرح کی ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی۔ کچھ دنوں کے بعد دقیانوس بادشاہ مر گیا اور سلطنتیں بدلتی رہیں۔ یہاں تک کہ ایک نیک دل اور انصاف پرور بادشاہ جس کا نام ''بیدروس'' تھا، تخت نشین ہوا جس نے اڑسٹھ سال تک بہت شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی۔ اُس کے دور میں مذہبی فرقہ بندی شروع ہو گئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اُٹھنے اور قیامت کا انکار کرنے لگے۔ قوم کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ رنج و غم میں ڈوب گیا اور وہ تنہائی میں ایک مکان کے اندر بند ہو کر خداوند قدوس عزوجل کے دربار میں نہایت بے قراری کے ساتھ گریہ وزاری کر کے دعائیں مانگنے لگا کہ یا اللہ عزوجل کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما دے تاکہ لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنے اور قیامت کا یقین ہو جائے۔ بادشاہ کی یہ دعا مقبول ہو گئی اور اچانک بکریوں کے ایک چرواہے نے اپنی بکریوں کو ٹھہرانے کے لئے اسی غار کو منتخب کیا اور دیوار کو گرا دیا۔ دیوار گرتے ہی لوگوں پر ایسی ہیبت و دہشت سوار ہو گئی کہ دیوار گرانے والے لرزہ براندام ہو کر وہاں سے بھاگ گئے اور اصحابِ کہف بحکم الٰہی اپنی نیند سے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے اور ایک دوسرے سے سلام و کلام میں مشغول ہو گئے اور نماز بھی ادا کر لی۔ جب ان لوگوں کو بھوک لگی تو ان لوگوں نے اپنے ایک ساتھی یملیخا سے کہا کہ تم بازار جا کر کچھ کھانا لاؤ اور نہایت خاموشی سے یہ بھی معلوم کرو کہ ''دقیانوس'' ہم لوگوں کے بارے میں کیا ارادہ رکھتا ہے؟ ''یملیخا'' غار سے نکل کر بازار گئے اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شہر میں ہر طرف اسلام کا چرچا ہے اور لوگ اعلانیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ یملیخا یہ منظر دیکھ کر محوِ حیرت ہو گئے کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ کہ اس شہر میں تو ایمان و اسلام کا نام لینا بھی جرم تھا آج یہ انقلاب کہاں سے اور کیونکر آ گیا؟ پھر یہ ایک نانبائی کی دکان پر کھانا لینے گئے اور دقیانوسی زمانے کا روپیہ دکاندار کو دیا جس کا چلن بند ہو چکا تھا بلکہ کوئی اس سکہ کا دیکھنے والا بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ دکاندار کو شبہ ہوا کہ شاید اس شخص کو کوئی پرانا خزانہ مل گیا ہے چنانچہ دکاندار نے ان کو حکام کے سپرد کر دیا اور حکام نے ان سے خزانے کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی اور کہا کہ بتاؤ خزانہ کہاں ہے؟ ''یملیخا'' نے کہا کہ کوئی خزانہ نہیں ہے۔ یہ ہمارا ہی روپیہ ہے۔ حکام نے کہا کہ ہم کس طرح مان لیں کہ روپیہ تمہارا ہے؟ یہ سکہ تین سو برس پرانا ہے اور برسوں گزر گئے کہ اس سکہ کا چلن بند ہو گیا اور تم ابھی جوان ہو۔ لہٰذا صاف صاف بتاؤ کہ عقدہ حل ہو جائے۔ یہ سن کر یملیخا نے کہا کہ تم لوگ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کا کیا حال ہے؟ حکام نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ ہاں سینکڑوں برس گزرے کہ اس نام کا ایک بے ایمان بادشاہ گزرا ہے جو بت پرست تھا۔ ''یملیخا'' نے کہا کہ ابھی کل ہی تو ہم لوگ اس کے خوف سے اپنے ایمان اور جان کو بچا کر بھاگے ہیں۔ میرے ساتھی قریب ہی کے ایک غار میں موجود ہیں۔ تم لوگ میرے ساتھ چلو میں تم لوگوں کو اُن سے ملا دوں۔ چنانچہ حکام اور عمائدین شہر کثیر تعداد میں اُس غار کے پاس پہنچے۔ اصحابِ کہف ''یملیخا'' کے انتظار میں تھے۔ جب ان کی واپسی میں دیر ہوئی تو اُن لوگوں نے یہ خیال کر لیا کہ شاید ''یملیخا'' گرفتار ہو گئے اور جب غار کے منہ پر بہت سے آدمیوں کا شور و غوغا ان لوگوں نے سنا تو سمجھ بیٹھے کہ غالباً ''دقیانوس'' کی فوج ہماری گرفتاری کے لئے آن پہنچی ہے۔ تو یہ لوگ نہایت اخلاص کے ساتھ ذکرِ الٰہی اور توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے۔

حکام نے غار پر پہنچ کر تانبے کا صندوق برآمد کیا اور اس کے اندر سے تختی نکال کر پڑھا تو اُس تختی پر اصحابِ کہف کا نام لکھا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ یہ مومنوں کی جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے ''دقیانوس'' بادشاہ کے خوف سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی ہے۔ تو ''دقیانوس'' نے خبر پا کر ایک دیوار سے ان لوگوں کو غار میں بند کر دیا ہے۔ ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں کہ جب کبھی بھی یہ غار کھلے تو لوگ اصحابِ کہف کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ حکام تختی کی عبارت پڑھ کر حیران رہ گئے۔ اور ان لوگوں نے اپنے بادشاہ ''بیدروس'' کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ فوراً ہی ''بیدروس'' بادشاہ اپنے امراء اور عمائدین شہر کو ساتھ لے کر غار کے پاس پہنچا تو اصحابِ کہف نے غار سے نکل کر بادشاہ سے معانقہ کیا اور اپنی سرگزشت بیان کی۔ ''بیدروس'' بادشاہ سجدہ میں گر کر خداوند قدوس کا شکر ادا کرنے لگا کہ میری دعا قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ایسی نشانی ظاہر کر دی جس سے موت کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنے کا ہر شخص کو یقین ہو گیا۔ اصحابِ کہف بادشاہ کو دعائیں دینے لگے کہ اللہ تعالیٰ تیری بادشاہی کی حفاظت فرمائے۔ اب ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ پھر اصحابِ کہف نے السلام علیکم کہا اور غار کے اندر چلے گئے اور سو گئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو وفات دے دی۔ بادشاہ ''بیدروس'' نے سال کی لکڑی کا صندوق بنوا کر اصحابِ کہف کی مقدس لاشوں کو اس میں رکھوا دیا اور اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کا ایسا رعب لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیا کہ کسی کی یہ مجال نہیں کہ غار کے منہ تک جا سکے۔ اس طرح اصحابِ کہف کی لاشوں کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے سامان کر دیا۔ پھر ''بیدروس'' بادشاہ نے غار کے منہ پر ایک مسجد بنوا دی اور سالانہ ایک دن مقرر کر دیا کہ تمام شہر والے اس دن عید کی طرح زیارت کے لئے آیا کریں۔

(خازن، ج ۳، ص ۱۹۸۔ ۲۰۰) (اقتباس از عجائب القرآن) واللہ اعلم بالصواب

حوصلہ اور ہمت ہارنے والے کبھی منزل حاصل نہیں کر سکتے

دنیا کے چند نامور لوگوں کی داستان جو ابتدا میں ناکام ہوئے تھے

ونسٹن چرچل کا مشہور مقولہ ہے کہ ''کامیابی حتمی منزل نہیں ہے اور نہ ہی ناکامی حتمی مایوسی، دراصل حوصلہ قائم رہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے''۔ انسان کی کامیابی اس کی جسمانی ساخت سے ہرگز مشروط نہیں ہے۔ کامیابی کے لیے ذہنی اور فکری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ غیر متزلزل یقین، مصمم ارادہ اور آگے بڑھنے کی صلاحیت و خواہش بہت ضروری ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو کامیابی کے سفر میں رکاوٹوں کی پرواہ نہیں کرتے وہ غیر معمولی صلاحیتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ مسلم اسٹوڈنٹس کو سب سے پہلے احساسِ کمتری کے خول سے باہر آنا ہوگا۔ تعلیم کے حصول پر تمام توجہ مرکوز کرتے ہوئے دنیا کو یہ بتانا ہوگا کہ ہم ہی نے دنیا کو تہذیب، علم اور فن دیا ہے۔ حوصلہ اور ہمت ہارنے والے کبھی منزل حاصل نہیں کر سکتے۔ واٹس ایپ کے موجدین ''جین کوم'' اور ''برائن ایکٹن'' نے بے شمار انٹرویوز دیئے لیکن حصول ملازمت میں ناکام رہے، انہوں نے فیس بک میں ملازمت کے لیے درخواست بھیجی جس کو قبول نہیں کیا گیا۔ انہوں نے حوصلہ اور ہمت نہ ہارتے ہوئے ''واٹس ایپ'' ایجاد کیا جو آج ساری دنیا کے ہر فرد کے لیے کارآمد ہے۔ ۱۹ر فروری ۲۰۱۴ء کو فیس بک امریکہ نے واٹس ایپ کو ۱۹ر ارب ڈالر میں خرید لیا ہے۔ کسی بھی چیز کو حاصل کرنے اور سیکھنے کے لیے درکار وقت دیں، اپنی ساری توجہ سے بذاتِ خود باریک بینی سے جائزہ لیں اور اللہ کی رضا میں راضی رہیں۔

چیونٹی اپنے عزم و حوصلے کے بل بوتے پر بڑے سے بڑا معرکہ سر کر لیتی ہے اور اس کی ننھی منی جسامت منزل تک پہنچنے کے احساس کو کسی بھی طرح کمزور نہیں کرتی، جب ایک چیونٹی کا یہ حال ہے تو انسان کا عزم و حوصلہ کتنا بلند ہونا چاہیے؟ انسان میں موجود عزم و حوصلہ چٹانوں سے ٹکرانے اور طوفانوں کا رُخ موڑنے کی ہمت پیدا کر دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جسے مشکلات کا سامنا نہ ہو، مشکل کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے، کبھی تو آزمائش بھوک کے بھیس میں آتی ہے اور کبھی غریبی کے لبادے میں۔ انسان کو درپیش مشکلات میں سے ایک بڑی مشکل رزق کی تنگی بھی ہے اور اس مشکل کا سامنا کرنے کا ایک راستہ ''قناعت'' ہے اور یہ تنگدستی کے بھنور میں خود کو سنبھالنے کا بہترین سہارا ہے۔ جو اللہ کی رضا پر راضی رہنا سیکھ جائے اور قناعت اختیار کرے اسے قلبی سکون کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ انسان آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے صبر و قناعت کا عمدہ ہتھیار استعمال کر سکتا ہے۔

خوشی و غم اور کامیابی و ناکامی کی آنکھ مچولی زندگی بھر انسان کے ساتھ چلتی رہتی ہے، اچھے برے دن ہماری زندگی کا لازمہ ہیں، ہمیں ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس حوالے سے انسانی رویے کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے، کچھ لوگ اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں، اپنی اصلاح کرتے ہیں اور اپنے مقصدِ حیات کی طرف اپنی توجہ مرکوز کیے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ مثبت رویہ ہے جو حضرت انسان کو ناکامی کے بعد سنبھلنا سکھاتا ہے، زندگی کے نشیب و فراز سے نپٹنا سکھاتا ہے، ورنہ یوں بھی ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنی ناکامیوں سے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور مایوسی کا شکار ہو کر گمنامی کے اندھیروں میں کھو جاتے ہیں۔ کامیابی کے سفر کے کچھ عملی تقاضے ہوتے ہیں اور ان تقاضوں کو پورا کیے بغیر بات کہاں بنتی ہے؟ صرف خواہشات کا ہونا کافی نہیں ہے، ان خواہشات کے حصول کے لیے اپنے سامنے موجود رکاوٹوں کو بڑے حوصلے اور استقامت سے پھلانگنا پڑتا ہے۔ اگر کسی ایک مقصد یا منزل میں کامیابی نہیں ملتی ہے تو نا اُمید نہیں ہونا چاہیے بلکہ زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے اور ایسے لوگوں کے لیے میدانوں کی کمی نہیں ہے۔ اگر ایک منزل چھوٹتی ہے تو کوئی بات نہیں، سوار بلند حوصلہ ہو تو گھوڑا دوڑانے کے لیے دوسرے بہت سے میدان چاروں طرف ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ بس ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور پھر ایک ہی خیال سے چپک کر رہ جانا کہاں کی دانائی ہے؟ ایک شعبے میں ناکامی کا یہ مطلب تو نہیں کہ بندہ دوسرے شعبوں میں کوشش نہ کرے؟ یا اسی شعبے میں مزید طبع آزمائی نہ کرے؟ ہمارے لیے ''مَن جَدَّ وَجَدَ'' کا فرمان ہے اور جو کوشش کرتا ہے یقیناً پا لیتا ہے بس شرط ہے صبر، استقامت، حوصلہ، ہمت، جوانمردی اور یقین۔ پھر ہمیں یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ اگر انسان کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو یہ دنیا جنت نہ بن جائے؟ جب کہ دنیا امتحان گاہ ہے، آزمائشوں کی جگہ ہے، یہاں اچھے اور بُرے کی تمیز ہوتی ہے، رشتوں کی سچائی کا احساس ہوتا ہے، اپنوں اور بیگانوں کی پہچان ہوتی ہے، بس انسان کو چاہیے کہ مشکل حالات میں بھی صبر و استقامت کا دامن تھامے رہے، قدموں میں لغزش نہ آنے پائے، ذہن متزلزل نہ ہو سکے، ایمان و یقین میں مزید پختگی پیدا کرے۔ کنفیوشس نے بہت پہلے کہا تھا کہ اندھیرے کو بُرا بھلا کہنے سے تو بہتر ہے کہ ایک شمع روشن کر دی جائے۔ اندھیرے سے خوف کھائے بغیر اس کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہی جوانمردی کی علامت ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا تھا۔

ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

جب الیگزانڈر گراہم بیل نے ٹیلی فون ایجاد کرنے کے بعد اس کے استعمال کا عملی مظاہرہ صدر مملکت کے سامنے کیا تو اس نے کہا چیز تو آپ نے اچھی بنائی ہے لیکن اسے کوئی استعمال نہیں کرے گا۔ جب ٹامس ایڈیسن نے بلب ایجاد کیا تو اس نے دو ہزار مرتبہ ناکامی کا سامنا کیا لیکن بالآخر کامیاب ہو گیا۔ اسی ٹامس ایڈیسن کے اُستاد نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ یہ اتنا کند ذہن ہے کہ اس کے لیے کچھ سیکھنا بہت مشکل ہے۔ فرینکلن ڈی روزویلٹ ۳۹ر برس کی عمر میں پولیو سے مفلوج ہو گیا تھا لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری، اپنا حوصلہ جوان رکھا اور پھر وہ چار مرتبہ امریکہ کا صدر بنا۔ آئن سٹائن کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ یونی ورسٹی نے پہلی مرتبہ یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ یہ اپنے موضوع سے مطابقت نہیں رکھتا اور اس میں جو نکات پیش کیے گئے ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اپنی تجارت کے پہلے سال ''کوکا کولا'' کمپنی نے صرف چار سو بوتلیں فروخت کی تھیں۔ یہ دنیا کے وہ نامور لوگ ہیں جو ابتدا میں بری طرح ناکام ہوئے تھے لیکن انہوں نے ان ناکامیوں کو ایک چیلنج کے طور پر قبول کیا۔ یہ ناکامیاں ان کا اعتماد مجروح کرنے میں ناکام رہیں، زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ اس بات پر یقین رکھا جائے کہ ہم کر سکتے ہیں۔

ذکر خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں

ازقلم: محمد شاداب رضا برکاتی رضوی ممبئی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ انسان کے لئے ذکر خدا سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو عذاب الٰہی سے جلد نجات دلانے والا ہو، عرض کی گئی کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے جہاد کرے اور وہ ٹوٹ جائے (بار بار کے جہاد سے بھی افضل ہے) فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص جنت کے باغوں سے سیر ہونا چاہتا ہے وہ اللہ کو بہت یاد کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تو تیری زبان ذکر خدا سے شیریں ہو۔ فرمان نبوی ہے کہ ذکر خدا میں صبح و شام بسر کر، تو اس حالت میں دن اور رات مکمل کرے گا کہ تجھ پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔ فرمان نبوی ہے کہ صبح و شام یادِ الٰہی، جہاد فی سبیل اللہ میں تلوار توڑنے اور بے دریغ راہ خدا میں مال لٹانے سے بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسکی جماعت سے بہتر اس کی جماعت میں یاد کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی وسعت کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل پڑتا ہے تو میری رحمت بڑھ کر اسے سایۂ عافیت میں لے لیتی ہے یعنی میں اس کی دعاؤں کو بہت جلد قبول فرما لیتا ہوں۔ فرمانِ نبوی ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی اپنے سایۂ رحمت میں اس دن جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا، ان میں سے ایک وہ ہے جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور خوف خدا کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

ایک قبرستان ایسا بھی!....

پرانا سمرقند ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہمارے اسلاف نے جنم لیا اور انہی فضاؤں میں پرورش پائی اور پھر تقوی بھری زندگیاں گزار کر اپنے رب کے پاس جا پہنچے۔ اس پورے علاقے میں انوارات کی جو بارش ہوتی ہے اسے ایک آدمی بھی محسوس کر لیتا ہے۔ سمرقند میں جہاں پرانے طرز کے مکانات ہیں وہیں قریب ہی وہ مشہور قبرستان ہی جسے "محدثین کا قبرستان" کہتے ہیں جہاں پر دفن ہونے کے لیئے دو شرائط ہیں: ۱۔ مرحوم اپنے وقت کا مانا ہوا محدث و مفسر ہو۔ ۲۔ مرحوم محدث کا نام "محمد" ہو۔ انتظامیہ کے لوگ ان شرائط کی اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ فقہ کی مشہور و معتبر کتاب "الهدایہ" کے مصنف قاضی، برہان الدین المرغینانی رحمہ اللہ جیسی عبقری شخصیت کو لوگوں نے یہاں دفن کرنا چاہا مگر اس وجہ سے انتظامیہ نے انکار کیا کہ ان کا نام محمد نہیں تھا۔ یاد رہے اس منفرد قبرستان میں محمد (بلکہ ان کے والد کا نام بھی محمد) نامی محدثین کی ۴۰۰ر قبور ہیں۔

☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 30
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲ر ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰ر روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

صادق الوعد الامین کے جانشین ''صدیق وعتیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت

از: حفظ ہاشم

رب تبارک وتعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے انبیاءِ کرام کو مبعوث فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخری نبی محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ﷺ نے بنی نوع انسانوں کو اللہ کی وحدانیت کا پیغام دیا اور رشد وہدایت کی تعلیم دی اور بتایا کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہی سیدھا راستہ ہے، اسی پر چل کر انسان اللہ کی بارگاہ کا پیارا بندہ ہونے کا شرف حاصل کرسکتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اولادِ آدم سے اس بات کا عہدہ لیا ہے کی میرا راستہ سیدھا ہے اسی پر چلنا شیطان کو نہ پوجنا ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡكُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۙ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ترجمہ: اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے، اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے،۔ (کنز الایمان) جب نبی آخر الزماں ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا لوگوں کو اسلام کی دعوت دی کہ اے لوگو! اللہ ایک ہے اسی کی عبادت کرو اور میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین کا اعلان سنتے ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو گلے لگا لیا اور پیشانی چومتے ہوئے کہا: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں نبی آخر الزماں ﷺ پر ایمان لانے والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے انسان ہیں، ظاہری اعلان نبوت سے پہلے ہی آقا ﷺ صادق الوعد الامین کے لقب سے مشہور تھے آپ کی سچائی پر اعتبار کرنے پر اور ایمان لانے پر آپ کو ''صدیق'' کا لقب ملا۔

آپ کے ایمان لانے کا واقعہ بہت دلچسپ وطویل ہے مختصر تفصیل یہ ہے: ربیعہ بن کعب فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا آسمان وحی کی مانند تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ: اسلام سے قبل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار علاقہ کے بڑے تاجروں میں ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ تجارت کے سلسلے میں آپ ملک شام تشریف لے گئے، یہاں قیام کے دوران ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ چاند اور سورج آسمان سے نیچے اتر آئے ہیں اور آپ کے گود میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک ہاتھ سے چاند اور سورج کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا حضرت ابوبکر نیند سے بیدار ہوئے تو اس عجیب وغریب خواب کی تعبیر پوچھنے کے لیے قریب ہی ایک راہب کے پاس گئے۔ اس راہب نے سارا خواب سن کر آپ سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ آپ نے فرمایا؛ مکہ سے، اس نے پھر پوچھا: کیا کرتے ہو؟ فرمایا: تاجر ہوں؟ وہ راہب کہنے لگا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے خواب کو سچ فرمادیا، تو وہ تمہارے ہی قوم میں ایک نبی مبعوث فرمائے گا، اس کی زندگی میں تم اس کے وزیر ہوگے اور وصال کے بعد اس کے جانشین ہوگے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس واقعہ کو پوشیدہ رکھا اور کسی کو نہیں بتایا اور جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ نے یہی واقعہ بطور دلیل حضور کے سامنے پیش کیا اور حضور ﷺ کو گلے لگایا اور پیشانی چومتے ہوئے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ نے آپ کو ''صدیق'' کے لقب سے نوازا۔ (ریاض النضرۃ: جلد اول صفحہ ۱۸۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمت

صحابہ کی فضیلت میں قرآن کی آیتیں شاہد ہیں اور احادیث طیبہ میں کثرت سے عظمتِ صحابہ کا ذکر موجود ہے۔ قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ﷺ کے سچ لانے اور سچ قبول کرنے کا ذکر اس طرح ہے۔ وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ۔ لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (القرآن، سورہ زمر ۳۹، آیت ۳۳ سے ۳۴) ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لیکر تشریف لائے اور جنھوں نے اس کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔، ان کے لیے ہے وہ جو چاہیں اپنے رب کے پاس نیکیوں کا یہی صلہ ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے درجہ والے ہیں، صواعق مرحقہ میں بروایت ابن عساکر میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ سچائی لانے والے حضور ﷺ ہیں جو بظاہر اعلان نبوت سے پہلے ہی صادق الوعد الامین سے مشہور تھے یہ لقب نہ پہلے کسی کو ملا تھا نہ ہی قیامت تک کسی کو ملے گا۔ اور سچائی کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اللہ کے وہاں اِن کا بڑا درجہ بڑی عزت بہت شان وشوکت ہے یہ آیت کریمہ اس امر کی گواہ ہے (تفسیر نور العرفان ص، ۳۰۷)

اور یہ آیت کریمہ صحابۂ کرام کی شان وعظمت وفضیلت میں چار چاند لگا رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۔ (القرآن، سورہ التوبہ ۹، آیت ۱۰۰) ترجمہ: اور مہاجرین کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجہ احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اللہ سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے۔ تمام صحابہ کرام کے جنتی ہونے کا اعلان قرآن کریم میں ہو چکا صحابۂ کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں بعض کے فضائلِ خصوصی قرآن وحدیث میں منقول ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سب سے پہلے ایمان لائے پھر عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ (پہلے ایمان لانے سے آپ کو بھی کُبریٰ کا خطاب ملا) اور بچوں میں حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ ابوبکر صدیق کا لقب ''یارِ غار'' بھی ہے جسکا ذکر سورہ توبہ میں موجود ہے، آپ کا ''لقب ثانی اِثنین'' بھی ہے حضور کے بعد سب سے بڑا آپ کا درجہ ہے کہ انہیں رب نے حضور کا ثانی فرمایا سورہ توبہ آیت نمبر ۹۔ اسی لیے حضور ﷺ نے انھیں اپنے مصلیٰ پر امام بنایا، حضور کے حیات میں آپ نے ۹؍ بار امامت فرمائی، آپ کی فضیلتوں میں یہ بھی ہے کی آپ کی چار پشت صحابی ہیں (۱) والدین بھی صحابی ہیں (۲) آپ خود بھی صحابی ہیں (۳) آپ کی اولاد بھی صحابی ہیں (۴) آپ کی اولاد کی اولاد بھی صحابی ہیں یہ صرف آپ کی خصوصیت ہے، آپ کا لقب ''عتیق'' بھی ہے صحابی کے درجات کو قرآن نے جگہ جگہ بیان کیا ہے

حدیث پاک میں بھی نبی صادق ﷺ نے بتایا، فرمایا: حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حدیث اس طرح سے ہے۔ ''لاتسبُّوا الصحابی؛ فلوان احدکم مثل احدٍ ذھبًا ما بلغ مُدَّ احدھم ولا نصیفہ'' : اخرجہ الشیخان فی ''صحیحیھما'' ترجمہ: میرے اصحاب کو برا مت کہو۔ اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مُد کے غلہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا اور نہ آدھہ مد کے برابر۔ (بخاری، حدیث ۳۶۷۳، اس حدیث کے راوی عبداللہ بن داوود، ابومعاویہ، اور محاضر نے بھی روایت فرمائی ہے) یہ ہے صحابۂ کرام کی عظمت وفضیلت کی اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کر دے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک مٹھی غلہ (جو) یا آدھی مٹھی بھی اللہ کی راہ میں دے دیں تو احد پہاڑ کے برابر سونا دینے والا بھی صحابہ کے برابر نہیں کرسکتا ہے سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت ابوبکر کی فضیلت میں بے شمار احادیث ہیں یہ حدیث مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں جب صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو سب میں افضل اور بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پھر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ (صحیح بخاری، حدیث ۳۶۵۵) جب قرآن کریم واحادیث طیبہ میں آپ کی شان وفضیلت کا ذکر ہے تو کوئی انسان آپ کی تعریف کیا کرسکتا ہے چند خوبیاں مطالعہ فرمائیں،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ تمام اسلامی جہادوں میں شامل رہے، حق و باطل کی پہلی جنگ، جنگِ بدر، اُحُد، خندق، تبوک، حدیبیہ، بنی نضیر، بنی مصطلق، حنین، خیبر، فتح مکہ سمیت تمام ''غزوات'' (غزوہ) وہ جہاد جس میں رسولِ کریم ﷺ شریک ہوئے) میں سرکار دوعالم کی ہمراہی میں شامل رہنے کا شرف حاصل رہا۔ غزوہ تبوک میں آپ نے جو اطاعت رسول کیا، ایثار (قربانی) وسخاوت کا نمونہ اللہ کے راہ میں پیش کی جسکی مثال تاریخ عالم میں ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس غزوہ میں سرکار دوجہاں ﷺ کی ترغیب (کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا) پر تمام صاحب استطاعت صحابہ نے دل کھول کر لشکرِ اسلامی کی امداد کی مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سب پر اس طرح سبقت حاصل کی، کہ آپ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ: اے بوبکر! گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟'' تو آپ نے عرض کی ''گھر والوں کے لیئے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کافی ہیں''۔

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے خدا کا رسول ﷺ بس

دور رسالت میں امامت واول امیر المؤمنین

دورِ رسالت کے آخری ایام میں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نمازوں کی امامت کا حکم دیا۔ آپ نے مسجدِ نبوی میں سرکار دوعالم ﷺ کے حکم پر مصلیٰ رسول ۱۷ رنمازوں کی امامت فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ اقدام آپ کی خلافت کی طرف واضح اشارہ تھا۔ ایک دفعہ نماز کے وقت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نہ پاکر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کو کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امامت کرواتا دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول یہ پسند کرتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کرے۔ یہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر آپ ﷺ کے اعتماد کا اظہار تھا کہ آپ ہی مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہوں آپ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد صحابۂ کرام کے مشورے سے آپ کو جانشینِ رسول مقرر کیا گیا۔ آپ کی تقرری امت مسلمہ کا پہلا اجماع کہلاتی ہے۔ بارِ خلافت سنبھالنے کے بعد آپ نے مسلمانوں کے سامنے پہلا خطبہ دیا۔ ''بہت طویل خطبہ میں بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، میں آپ لوگوں پر خلیفہ بنایا گیا ہوں حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ میں آپ سب سے بہتر ہوں۔ اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے یہ منصب وامارت اپنی رغبت اور خواہش سے نہیں لیا، نہ میں یہ چاہتا تھا کہ دوسرے کے بجائے یہ منصب مجھے ملے، نہ کبھی میں نے اللہ رب العزت سے اس کے لیے دعا کی اور نہ ہی کبھی میرے دل میں اس منصب کے لیے حرص لالچ پیدا ہوئی''

آپ کی حق گوئی سچائی کی جو باتیں آپ نے خطبہ میں فرمائیں ان میں سے یہ بھی ہے فرمایا: ''سچائی امانت ہے'' ''اور جھوٹ خیانت ہے'' آپ کی اس نصیحت پر ہم تمام مسلمانوں کو عمل پیرا ہونا چاہیے دنیا وآخرت کی کامیابی اسی میں ہے اللہ رب العزت ارشاد فرما رہا ہے (القرآن، سورہ توبہ ۹، آیت ۱۱۹) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (کنز الایمان) اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم فرمائی ہے کہ انسان کو اپنی صحبت سچے لوگوں کے ساتھ رکھنی چاہیے، جو زبان کے بھی سچے ہوں، اور عمل کے بھی سچے ہوں سچائی ایک بہت بڑی نعمتِ عظمیٰ ہے اور سچوں پر اللہ کی رحمتیں برستی رہتی ہیں اور انعام کی بارشیں ہوتی ہیں اللہ رب العزت اپنے متقی پرہیزگار بندوں کے اوصاف بیان فرما رہا ہے۔ (القرآن، سورہ آل عمران ۳، آیت ۱۷) ترجمہ: (یہ) لوگ صبر کرنے والے ہیں اور قول وعمل میں سچائی والے ہیں اور آداب واطاعت والے ہیں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کی سچائی کا راستہ اختیار کریں سچوں کی پیروی کریں جھوٹ اور خیانت سے دور رہیں امانت داری میں ہی بھلائی اور نجات ہے اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو سچائی پر چلنے کی توفیق دے اور سچوں کی صحبت نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆

حیرت ہے!!

حیرت ہے تعلیم وترقی میں ہے پیچھے جس قوم کا آغاز ہی ''اقراء'' سے ہوا تھا

جب تک ہم انگریزوں کی وفاداریوں کے عوض" جاگیر دار، نواب اور وڈیرے" بننے والوں سے ان کی جائیدادیں نہیں چھین لیتے تب تک اس ملک میں کوئی تبدیلی نہیں لاسکتے اور خاص طور پر تعلیمی نظام سے جو انگریزوں نے بنایا تھا"

یہ الفاظ میں نے علامہ محمد اسد جو" ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ریکنسٹرکشن" کے سربراہ تھے کی کتاب (پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ) میں پڑھے تھے تو دل ودماغ نے بغیر کسی سوچ کے تسلیم کیا کہ مملکت خداد میں تبدیلی خود (CHANGING HIMSELF) سے شروع ہوسکتی ہے یا پھر ان الفاظ کو عملی جامہ پہنا کر شروع کی جاسکتی ہے۔ حسن نثار کی طرح میں وہ الفاظ استعمال نہیں کرسکتا جس شائشتگی سے وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر ایک بات طے ہے کہ ان نام نہاد لیڈران کے پاس چونکہ انہی انگریزوں کی عطا کردہ عنایات ہیں لہٰذا ان سے توقعات وابستہ کرنا اندھیرے میں سوئی تلاش کرنے کے مترادف ہے۔ اسی لیے حکیم محمد سعید نے ان کو کالے انگریز کا نام دیا تھا۔ لیکن میرا موضوع سیاست نہیں بلکہ تعلیمی نظریات ہیں جو ہم بھول چکے ہیں۔

میں آج بفضل خداوندی آپ کے گوش گزار کروں گا تا کہ کوئی تو اس پر عملی قدم اٹھانے کے قابل ہوگا۔ اور میری یہ محنت رائیگاں نہ جائیگی۔ چینی کہاوت نظر سے گزری تو احساس ہوا کہ ہمیں اچھے اور تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہے۔

"اگر تم ایک سالہ منصوبہ بندی کر رہے ہو تو فصل اگاؤ اور اگر تمہارا منصوبہ دس سالہ ہو تو درخت لگاؤ جبکہ مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی کر رہے ہو تو مناسب افراد پیدا کرو"۔ سر سید احمد خان نے ایک مرتبہ کالج کے ڈگری ہولڈرز کو خطاب میں کہا تھا! تم بہترین ڈاکٹرز بن جاؤ، نمایاں درجے کے وکیل بنو یا اچھے انجینئر بن جاؤ لیکن مسلمان نہ بن سکو تو تم سب ہمارے کسی کام کے نہیں۔ ''ہم بنیادی طور پر اپنے نظریے سے ہی ہٹ چکے ہیں یہ ہماری تیسری نسل پروان چڑھ رہی ہے۔ اور بعضے چینلز تو ہمارے ان نظریات کو مسخ کرنے کے درپے ہوئے ہیں جبکہ نظریۂ ہندوستان کی حفاظت ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔" جو شعور اور لاشعور میں چل رہا ہوتا ہے وہی سوچ اور عمل میں ڈھل جاتا ہے"۔ آج ہمارے اذہان میں عام طور پر پیسہ کمانا اور اچھی نوکری اور عہدے تک رسائی حاصل کرنا! چل رہا ہوتا ہے۔ جبکہ نظریہ، مقصد، دین کی فکر، اور خدمت انسانیت وغیرہ کو فضول الفاظ گردانا جا رہا ہے۔ ایک منظم کوشش کے تحت علاقائیت، لسانیت اور فرقہ واریت کو طلباء میں راسخ کیا جا رہا ہے جبکہ اردو سے دوری سے ہمارا تشخص دھندلا ہوتا جا رہا ہے۔ اردو بولنا پسماندگی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے جبکہ اسلامی جمہوریہ ہندوستان کے آئین اور نظریاتی اساس کے طور پر اردو ہماری قومی زبان ہے۔ کسی بھی نظریاتی مملکت میں رائج نظام تعلیم یہ خدوخال واضح کرتا ہے کہ وہاں موجود تمام افراد یکساں ہیں اور تمام خاص وعام کو یکساں سہولیات میسر ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں تعلیم کو طبقاتی تقسیم میں الجھا دیا گیا تھا۔ کیونکہ طبقاتی نظام تعلیم کسی بھی ملک میں اس لیے رائج کیا جات ہے تا کہ بالا دست طبقے کے بچوں کو دوسرے طبقات سے علیحدہ جانا جا سکے۔ ان خرافات کو ختم یا کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت ہے نہ کہ کاغذی کاروائیوں کی۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم پہلو اساتذہ کرام کا کردار ہے جو کہ تاریخی اعتبار سے عیاں ہے کہ کس طرح ایسے نصاب تعلیم سے نپٹا جا سکتا ہے جس میں اغیار کا طبع شدہ مواد پڑھایا جاتا ہے۔ نصاب کی اقسام میں سے ایک قسم (مخفی نصاب) بھی ہے جو اساتذ کرام کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو وہ اپنے تجربات اور اسلامی اقدار کے مطابق ڈھال سکتے ہیں اور طلباء کی نشوونما کر سکتے ہیں کیونکہ تاجر، سیاستدان، انجینئر یا ڈاکٹر تبدیلی کے محرکات نہیں ہوتے بلکہ صرف اور صرف اساتذہ ہی واحد ذریعہ ہیں جو معاشرے کی سوچ میں واضح تبدیلی لا سکتے ہیں۔ سو ان کو عزت دیں، ان کی جدید خطوط پر تربیت کریں اور معاشرے میں بہترین اور آسودہ مقام دیں۔ جیسا کہ امریکہ میں استاد کو وی آئی پی مقام سے نوازا جاتا ہے، فرانس کی عدالت میں اگر استاد بطور ملزم پیش ہو تو اسے کرسی پر بٹھایا جاتا ہے جبکہ باقی کسی کو بھی عدالت میں کرسی پیش نہیں کی جاتی چاہے وہ وزیر اعظم یا صدر ہی کیوں نہ ہو جبکہ جاپان میں استاد کو گرفتار کرنے کیلیے باقاعدہ حکومت سے تحریری اجازت لینی پڑتی ہے اور سب سے بڑھ کر کوریا میں استاد اپنا پیشہ وارانہ کارڈ دکھا کر تمام وی آئی پی سہولیات سے لطف اندوز ہوسکتا ہے جو ہمارے ملک میں صرف صدر، وزیر اعظم اور وزراء کو حاصل ہیں۔ یو اے ای ائیر لائن ایک استاد تعلیمی سامان اور کتابوں کے زیادہ وزن سے مبرا ہے وہ جتنا چاہے اس سلسلے میں لاسکتا ہے۔ پھر یاد رکھیے کہ ہمارے پیارے آقاء دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے!" جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم کیا کرو"۔

ہمارے زوال کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ اہل علم کی ناقدری بھی ہے کیونکہ جن معاشروں میں اہل علم کی قدر نہیں کی جاتی وہاں بنیادی حقوق وفرائض ختم ہو جاتے ہیں۔ بداخلاق، کرپٹ اور لٹیرے لوگ پیدا ہونے لگتے ہیں۔ سو تعلیم کو اولین ترجیح بنایئے اور اساتذہ کی قدر کیجیے کہ وہ تبدیلی کی علامت ہیں۔

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 30 DATE: 16 January to 22 January 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

سالارِ صحابہ وہ پہلا خلیفہ سرکار کا پیارا صدیق ہمارا

احادیث فضائل امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وشان صدیق اکبر بزبان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد جس جماعت کو مقدس، محترم، ذی شان بنایا ہے، وہ جماعت ان عظیم ہستیوں کی جماعت ہے جنھوں نے ایمان کی حالت میں امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے، اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا ہو۔ اس جماعت کو حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی افضلیت کی جانب حدیثِ مبارکہ میں واضح اشارہ ملتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ”لاتسبوا أصحابي، فلو أن أحد كم أنفق ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه۔“ (الجامع الصحیح البخاری، ج:۵، ص:۸، رقم الحدیث: ۳۶۷۳) ”میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تب بھی میرے صحابہ کے مد کے اور نہ ہی نصف کے برابر پہنچ سکتا ہے۔“ ویسے تو ہر صحابی کی شان نرالی ہے، ہر صحابی ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے، لیکن ان میں بعض کو بعض پر فوقیت حاصل ہے، جیسا کہ صاحبِ ”الجوہر الہریریۃ من کلام خیر البریۃ“ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کیا ہے: ”بعضهم أي من الصحابة رضی اللہ عنہ أقوى من بعض“ (الجوہر الہریریۃ لأبی یوسف محمد زید، ج:۴، ص:۳۰) قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ”وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔“ (التوبۃ:۱۰۰) ”مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنھوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔“ اس کے علاوہ بے شمار آیات ہیں، جن میں شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ لیکن ان تمام میں سب سے اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو قرآن وحدیث میں بے شمار مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ اسی ”مشتے نمونہ از خروارے“ کے طور پر ذخیرۂ احادیث میں سے فضائلِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ ہیرے موتی آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ تمغہ حاصل ہے کہ امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنانے کی آرزو کی ہے، جیسا کہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۷۳ھ) اپنی کتاب ”سنن ابن ماجہ“ میں روایت کرتے ہیں: ”قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”ولو كنت متخذاً خليلاً، لاتخذت أبابكر خليلاً۔“ (سنن ابن ماجہ، ج:۱، ص:۷۰، رقم الحدیث: ۹۳) ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو دوست بناتا، تو ابوبکر کو دوست بناتا۔“ امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن رضی اللہ عنہ (متوفی ۴۱۸ھ) اس بات کو مزید وضاحت سے نقل کرتے ہیں، جیسا کہ آپ اپنی کتاب ”شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة“ میں روایت کرتے ہیں: ”عن ابن عباس رضی الله عنه خرج رسول الله ﷺ عاصباً رأسه بخرقة في مرضه الذي مات فيه ... قال: ”لو كنت متخذاً من الناس خليلاً، لاتخذت أبابكر۔“ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، ج:۷، ص:۱۳۴۷، رقم الحدیث: ۲۴۰۸) ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر کپڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا، تو میں ابوبکر کو دوست بناتا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا تعلق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا دوست بنانے کی بات کر رہے ہیں۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل (خیر الخلائق بعد الانبیاء) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے زمین پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل انسان ہیں، اسی بات کی جانب امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کلام میں اشارہ کیا ہے، جس کو امام ابوبکر بن ابی عاصم الشیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی: ۲۸۷ھ) اپنی کتاب ”کتاب السنۃ“ میں روایت کرتے ہیں: ”عن أبي الدرداء قال: رآني رسول الله ﷺ وأنا أمشي بين يدي أبي بكر، قال: ”لِمَ تمشي أمام من هو خير منك؟ إن أبابكر خير من طلعت عليه الشمس وغربت۔“ (کتاب السنۃ، ج:۲، ص:۵۷۵، رقم الحدیث: ۱۲۲۴) ”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اس حال میں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اس کے آگے کیوں چل رہا ہے جو تم سے بہتر ہے؟ (اس کے بعد فرمایا) جتنے لوگوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان تمام میں حضرت ابوبکر سب سے افضل ہیں۔“ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱ھ) اپنی کتاب ”فضائل الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم“ میں اس بات کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حوالے سے مزید واشگاف الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں: ”خطبنا علي على هذا المنبر، فحمد الله وذكره ما شاء الله أن يذكره ... فقال: ”إن خير الناس بعد رسول الله ﷺ أبوبكر۔“ (فضائل الصحابۃ، ج:۱، ص:۳۵۵، رقم الحدیث: ۴۸۴) حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ: بے شک لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے۔“ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں، اس بات کے نہ صرف اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم معترف تھے، بلکہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل الخلائق بعد الانبیاء تصور کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ محبت کے دعویداروں کو اُن کے اس فرمان پر غور کرنا چاہیے۔

از: ایے رضویہ ممبئی

حلال مگر ناپسندیدہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے (ابوداؤد شریف)

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ! خدا کے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ چیز طلاق ہے (دار قطنی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان پانی پر تخت بچھاتا ہے پھر اپنے مختلف لشکروں کو لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے بھیجتا ہے ان میں قریب تر والا وہ ہوتا ہے جو برا فتنہ گر ہو۔ ان میں ایک آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں فتنہ پھیلایا، ابلیس کہتا ہے ”کچھ نہیں“ پھر دوسرا کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک کہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی۔ ابلیس اسے پاس بیٹھاتا ہے اور کہتا ہے ”تو بہت اچھا ہے“ یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے (مسلم شریف) یعنی ابلیس اپنی ذریت میں سے اسے اپنا قرب خصوصی بخشتا ہے جو لوگوں میں بڑی گمراہی یا فتنہ پھیلا کر آئے اور اس سے زیادہ خوش اس سے ہوتا ہے جو میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دے یعنی طلاق واقع کرا دے، خیال رہے کہ طلاق اگرچہ مباح ہے مگر اکثر بہت فسادات کی جڑ بن جاتی ہے، اس لیے ابلیس اس پر خوش ہوتا ہے۔ لہٰذا حتی الامکان طلاق سے بچنا بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ناحق زوجین میں جدائی کی کوشش کرے وہ ابلیس کی طرح مجرم ہے۔ اس سے خصوصاً وہ عامل لوگ عبرت حاصل کریں جو تفریق کے لیے ناجائز تعویز وعملیات کرتے ہیں، اگر ایسی سخت ضرورت پیش آجائے کہ طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو اس صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے ورنہ طلاق دینا کوئی اچھا کام نہیں ہے۔

بعض پڑھے لکھے لوگ بھی معمولی معمولی باتوں پر بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں اور مفتیان کرام سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں غصہ میں طلاق دی تھی، کبھی کہتے ہیں طلاق کی نیت نہ تھی، حالانکہ طلاق غصہ میں دی جائے یا رضا مندی میں دی جائے اور نیت کی جائے یا نہ کی جائے بہر صورت طلاق ہو جاتی ہے، بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تین طلاق دینے کے بعد پھر اسی عورت کو بیوی بنا کر رکھ لیتے ہیں اور ساری عمر زنا کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں ، یہ ظالم اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ تین طلاق دینے کے بعد وہ عورت بیوی نہیں رہتی بلکہ نامحرم ہو جاتی ہے اور ایسی نامحرم ہو جاتی ہے کہ حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا اسی لیے شوہر کو چاہیے طلاق دینے میں جلدی نہ کریں، جہاں تک ہو سکے غصہ کو ضبط کر کے معاملہ کو سمجھے اور نتائج پر غور کریں، اگر نباہ کی کوئی صورت ظاہر ہو تو بہتر ہے ورنہ طلاق دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت کے حیض سے پاک ہونے کے بعد صحبت نہ کرے اور ایک طلاق رجعی دے کر عورت سے علیٰحدہ ہو جائے،

عدت : یعنی تین حیض گزر جانے کے بعد وہی طلاق بائن ہو جائے گی اور عورت طلاق سے نکل جائے گی، اس طرح طلاق دینے میں یہ فائدہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد اگر مصالحت اور نباہ کی کوئی صورت ظاہر ہو جائے اور شوہر کا دل عورت کی طرف مائل ہو جائے تو عدت میں رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت ختم ہونے کے بعد مصالحت کی صورت رونما ہو اور مرد وعورت دونوں آپس میں ازدواجی تعلقات قائم کرنا چاہیں تو حلالہ کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكِتَابِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ وَلِوَالِدَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

الفاظ کی ادائیگی کا خیال رکھیں!

صحیح تلفّظ دُرُود ہے بروزن فُعُول یعنی د کے ضمہ (پیش) کے ساتھ "دُرُود" فارسی زبان کا اسم مذکر ہے اور عربی زبان کے "الصلوٰۃ" کا متبادل ہے یہ اپنے معنیٰ اور ساخت کے اعتبار سے اردو میں بکثرت مستعمل ہے ایک روایت کے مطابق سنہ ۱۵۶۴ء میں حسن شوقی کے دیوان میں سب سے پہلے استعمال ہوا دُرُود کے معانی : رحمت، برکت، استغفار، تسبیح، سلام اور دعا وغیرہا کے ہیں اور لفظ دَرود یہ فارسی مصدر دَرودن سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے فصل، چوب اور لکڑی وغیرہ کی کٹائی اسی سے لفظ "دَرودکار" بولا جاتا ہے جس کا معنیٰ "نجّار اور بڑھئی" کے ہیں واضح ہو گیا کہ دَرُود گرچہ د کے فتح (زبر) کے ساتھ اسی (درود وسلام) کے معنیٰ میں لکھا اور بولا جاتا ہے مگر درست تلفّظ دُرُود ہی ہے دَرُود نہیں لہٰذا پڑھتے اور لکھتے وقت قواعد کی رو سے درست لفظ کا تعین کیا جائے تاکہ معنیٰ میں فساد نہ ہو

پیغام بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منظور ومقبول کام

از قلم: اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری (ممبئی)

حضرت علامہ مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سب سے پہلے تو میں آپ کو سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کے اجراء پر دلی مبارک باد اور ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس وقت یہ کام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ناموسِ رسالت اور ختم نبوت پر جو ناپاک حملے عہد رواں میں ہو رہے ہیں اس سے پہلے شاید ہی اتنی کثرت سے کبھی ہوئے ہوں اس لئے اس وقت ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا سدباب بہت ہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت رکھے۔ آپ نے جس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا ہے، لازم ہے کہ ہر مسلمان اس عظیم تحریک میں شامل ہو۔ ختم نبوت کے منکرین اس وقت بہت زور وشور سے اپنے مشن میں لگے ہوئے ہیں، ہزاروں لوگوں کو مرتد بنا رہے ہیں، نہ صرف برصغیر میں یہ اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا رہے ہیں بلکہ امریکہ اور یورپ میں بھی ان کے سنٹر بڑی تعداد میں کھل رہے ہیں بلکہ وہاں اہل سنت کی مساجد سے زیادہ کہیں ان کے سنٹر نظر آتے ہیں۔ قادیانی ذریت ہماری عظیم آخری آسمانی کتاب قرآن پاک کا ترجمہ ہر زبان میں اپنے عقیدے کے مطابق کر کے عام کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے میں لگے ہوئے ہیں۔ قادیانی سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال بھی کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ ہمارے نوجوان بڑی کثرت سے گمراہی کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپ سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کے ذریعے صحافتی سطح پر ختم نبوت کے حوالے سے جو عظیم کام انجام دے رہے ہیں وہ یقیناً بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منظور ومقبول ہے۔ یہاں ہندوستان میں اس عظیم کام کے لئے میرے لائق کوئی خدمت ہو تو آپ ارشاد فرمائیں۔ میرے حق میں بھی دعا فرمائیں اور احباب اہل سنت کو میری جانب سے سلام عرض ہے۔ خدا حافظ! اسیر مفتی اعظم محمد سعید نوری بانی وصدر رضا اکیڈمی ممبئی ہندوستان ۱۴/جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ ۷/جنوری سنہ ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ

☆☆☆☆

اپنی قوت پیدا کریں!

خلیفہ وتلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (سابق صدر شعبۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے ایک صدی قبل ملکی حالات کے تناظر میں جو تحریر فرمایا، وہ حال کے شامیانے میں پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے: ”عزیزانِ وطن! پاک مذہب اسلام جس کی ساری تعلیمات کا جوہر توحید و خدا پرستی ہے، اُس کا دشمن تم صرف انگریزوں کو کیوں قرار دیتے ہو؟ ہر وہ مذہبِ باطل جو دُنیا میں موجود ہے؛ یا کسی وقت اختراع کیا جا سکتا ہے، وہ اس دین قویم اور صراطِ مستقیم کا دشمن جانی ہے؛ کفر واسلام میں جب کہ تضاد ذاتی ہے؛ پس یہ محالِ عقلی ہے کہ کوئی مذہبِ کفر ٹھنڈی آنکھوں سے اسلام کو دیکھنا گوارا کرے؛ ہاں! مجبوری معذوری کی اور بات ہے، قرآن کریم نے سیکڑوں جگہ اسی کی خبر دی ہے، پس مسلمانوں کو خود اپنے آپ میں قوت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ کہ غیر قوم میں جذب ومدغم ہونا۔ یہی شریعت کا فتویٰ ہے اور یہی عقلِ سلیم کا حکم۔“ [النور، از پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری، ص ۲۰۹، مطبوعہ ۱۹۲۱ء]

آج ایک لہر چل پڑی ہے، مشرکین سے مرعوبیت واتحاد کی، ان کے مذہبی مراسم میں شرکت کی جا رہی ہے۔ جو شرک کی نجاست میں آلودہ ہیں، ان کی تکریم مضر ونقصان دہ ہے۔ اہلِ شرک مسلمانوں کی تباہی وبربادی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مسلمانوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ کیا ہم نے فسادات کے زخم نہیں سہے؟ ہم نے اپنے مسلم بھائیوں کی خون میں لت پت لاشیں نہیں اُٹھائیں؟ ہم نے اپنی مساجد کی تاراجی وبے حرمتی کا مشاہدہ نہیں کیا۔ پھر ایسے مخالفین کی غیر انسانی تہذیبوں کی تکریم، ان کی لادینی تقاریب میں شرکت سے گریز کیوں نہیں کرتے!! یہ سوچنے کی بات ہے۔ ہمیں اپنے سچے دین سے پختہ وابستگی اختیار کرنی چاہیے۔ فرسودہ وذلیل فکروں سے مکمل احتیاط کرنا چاہیے۔ اسی میں عافیت ہے اور فوز وفلاح کا پیغام بھی۔

☆☆☆☆